پاکستان کا نظامِ حکومت

[مولانا شبیر احمد عثمانی نے "جمعیت علماء اسلام، صوبہ پنجاب" کی کانفرنس (لاہور: ۲۵ - ۲۷ جنوری ۱۹۴۶ء) میں خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا تھا۔ اُن کا خطبہ "ہمارا پاکستان" کے عنوان سے کانفرنس کی مجلسِ استقبالیہ نے شائع کیا تھا، اس میں مولانا عثمانی نے پاکستان کو مدینہ منوّرہ کی اسلامی ریاست کا احیاء قرار دیتے ہوئے مستقبل کے پاکستان کے نظامِ حکومت پر بھی اظہار خیال کیا تھا۔ ذیل میں اِس خطبے کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ مولانا عثمانی نے خالدہ ادیب خانم کے سفر نامہ Inside India کے ترجمے سے اقتباس دیا ہے۔ یہ سفر نامہ مولوی ہاشمی فرید آبادی نے "اندرونِ ہند" کے نام سے اُردو میں منتقل کیا تھا جو انجمن ترقی اُردو - حیدر آباد (دکن) نے شائع کیا تھا۔ حال ہی میں لاہور سے اس کی مکرر اشاعت ہوئی ہے۔ مدیر]

یاد رکھیے مسلمان اب بیدار ہو چکا ہے۔ اس نے اپنی منزلِ مقصود معلوم کر لی ہے اور اپنا نصب العین خوب سمجھ لیا ہے۔ وہ اس رستہ میں جان و مال نثار کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔ خوش قسمتی سے بہت سے علماء امت اور اکثر مشائخِ طریقت نے مذہبی نقطۂ نظر سے پاکستان کی حمایت و تائید کا بیڑا اٹھایا ہے اور وہ اپنے پیرووں کو برابر یہ تلقین کر رہے ہیں کہ پاکستان اور مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کی انتہائی سعی کریں اور کسی رکاوٹ کو خاطر میں نہ لائیں، کیونکہ اس وقت یہ مسلمانانِ ہند کی موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اب ہم مضمون پاکستان کو چودھری رحمت علی صاحب کے الفاظ پر ختم کرتے ہیں جو ترکی کی شہرہ آفاق خاتون خالدہ ادیب خانم کی کتاب "اندرونِ ہند" سے ماخوذ ہیں۔ اُنہوں نے اسلامی ہند کی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے پاکستان نیشنل تحریک پر ایک باب باندھا ہے اور اس سلسلہ میں چودھری صاحب سے پیرس اور لندن میں دو دفعہ ملاقات کی ہے اور پاکستان کا باب انہی ملاقاتوں کا نتیجہ ہے۔ اس باب میں سے ہم چند سطور ذیل میں درج کرتے ہیں:

> ہماری تجویز ایک آزاد اور علیحدہ پاکستان کا تصوّر ہے جو شمال کے پانچ صوبوں پر مشتمل ہے اور جس کا سیاسی درجہ دیگر مہذّب اقوام کے برابر ہو گا۔ ہمارا یقین ہے کہ یہ حل دونوں قوموں (پاکستان کے مسلمان اور ہندوستان کے ہندو) کے لیے آبرومندانہ زندگی

کا تحفظ کرے گا اور دونوں کو برطانوی شہنشاہیت کا آلہ کار بننے سے بچائے گا۔ گا ہم مسلمانوں کا ہندو اکثریت میں مدغم ہو جانا سیاسی موت کے مترادف ہو گا۔

ملّی خود کشی کے معنی

کیا تاریخ عالم میں ایسی ایک بھی مثال ملتی ہے کہ ایک قوم نے ہمسایہ قوم کے اتحاد کے لیے ملّی خود کشی کی ہو۔ شکست ایک بُری چیز ہے، لیکن بغیر مقابلہ کے ہتھیار ڈال دینا گناہ عظیم ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ برطانوی راج اور ہندو وطن پرستی اپنی مخصوص مصالح کی خاطر ہم سے متحدہ ہندوستان کے نام پر قومی خود کشی کی توقع رکھتی ہے، لیکن ایسا ہونا قبیل محالات سے ہے۔ ہندوستان کو متحد کرنا علیحدہ بات ہے، لیکن پاکستان کو غصب کرنا اور بات۔ یہ ہم کبھی گوارا نہیں کر سکتے۔ --- ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم کشمکشِ حیات میں چند در چند مصائب میں مبتلا ہیں، لیکن یہ درخشاں حقیقت ہم فراموش نہیں کر سکتے کہ ہمارے آباء و اجداد نے اس سرزمین میں ان سے کہیں زیادہ عظیم الشان مصائب کا نہایت جواں مردی اور کامیابی سے مقابلہ کیا تھا۔ ہمارا مستقبل پاکستان سے وابستہ ہے اور ہم اسے زندگی اور موت کا سوال سمجھتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ تقدیر نے ہمیں پاکستان کے تحفظ کے لیے انتخاب کیا ہے اور یہ چیز آئندہ نسلوں کو ورثہ میں ملے گی۔ امروز شاید ہمارا مذاق اڑائے، لیکن ہماری آنکھیں صبح فردا کے اس دلفریب خندہ کا نظارہ کر رہی ہیں جس کے پردہ سے ہماری کامرانیوں کا مہر منیر طلوع ہو گا۔ اس صبح اُمید کی نمود تک ہم نومیدیوں کی شبِ تار کو اپنی قربانیوں کے نور سے روشن رکھیں گے اور اسلام کے سچے فرزندوں کی طرح ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے۔ دیگر اقوامِ عالم کی طرح ہمارے سامنے بھی خدمتِ خلق کا معین مقصد ہے اور وہ اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ ہم پاکستانی روح کو منزہ اور محفوظ رکھیں۔ اندریں حالات اگر ہم قومیت متحدہ ہندیہ کے برخود غلط اور خطرناک نظریہ کے لیے اپنے ہی قتل نامہ پر دستخط کر دیں تو یہ آئندہ نسلوں سے غداری، اپنی تاریخ سے صریح ظلم اور انسانیت کے خلاف گناہ عظیم ہو گا۔

پاکستان کا نظامِ حکومت

اب آپ نے سمجھ لیا کہ پاکستان کیا ہے؟ اگر یہ پاکستان بن گیا تو وہاں نظامِ حکومت کس قسم کا ہو گا۔ اس کے متعلق ہم سردست بدون تفصیلات میں جائے انہی اعلانات پر اکتفاء کرتے ہیں جو آل انڈیا مسلم لیگ کے قائداعظم مسٹر محمد علی جناح، اس کے جنرل سیکرٹری نواب زادہ لیاقت علی خان اور اس کی

مجلس عمل کے صدر نواب محمد اسماعیل خان صاحب وقتاً فوقتاً کرتے رہے ہیں کہ سرزمین پاکستان میں قرآن کریم کے سیاسی اصولوں کی بنیاد پر اسلام کی حکومت عادلہ قائم ہوگی جس میں تمام اقلیتوں کے ساتھ منصفانہ، بلکہ فیاضانہ برتاؤ کیا جائے گا۔ ذمہ داران لیگ کے اعلانات پر اعتبار کرتے ہوئے مجھے اس قدر وضاحت کرنے کی اجازت دی جائے کہ یہ اعلیٰ اور پاک نصب العین ممکن ہے بتدریج حاصل ہو تاہم ہر دوسرا قدم جو اٹھایا جائے گا، ان شاء اللہ پہلے قدم سے زیادہ مسلم قوم کو اس محبوب نصب العین سے قریب تر کرے گا۔ ہاں اس موقع پر میں یہ کہنے کی جرأت ضرور کروں گا کہ پاکستان بنانے والوں کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ پہلے خود پاک بنیں۔ بلاشبہ پاکی کے درجات ہیں اور اس کا کوئی نہ کوئی درجہ ادنیٰ ترین مسلمان کو بھی حاصل ہے، کیونکہ کفر و شرک کی نجاست سے وہ بہرحال پاک ہوتا ہے، مگر بانیان پاکستان کے لیے بہت ہی ادنیٰ مرتبے کی پاکی کفایت نہیں کرسکتی۔ لازم ہے کہ پاکستان قائم ہونے سے پہلے وہ زیادہ سے زیادہ پاکیزگی اپنے اخلاق، اعمال، خیالات اور جذبات میں پیدا کریں۔ [شبیر احمد عثمانی، ہمارا پاکستان، مجلس استقبالیہ جمعیت علماء اسلام کانفرنس، پنجاب (۱۹۴۶ء)، صفحات ۶۸ - ۷۲]